ڈیجیٹل تصویر پر ایک نظر

کیا ڈیجیٹل تصویر تصویر ہے۔۔۔۔؟

ذیل میں چند فقہی قواعد لکھے جاتے ہیں:

قاعدہ:

غیر منصوص میں منصوص کے حکم کو ثابت کرنے کے لیے دو باتیں ضروری ہیں:

منصوص میں حکم کی علت معلوم کرنا۔

علت کا غیر منصوص میں پایا جانا۔

قاعدہ:

ماضی میں جاندار کی شبیہ کی چار قسمیں ہمارے سامنے ہیں:

مورتی اور مجسمہ۔۔۔۔ تصویر۔۔۔ عکس۔۔۔ ظل اور سایہ۔

اور اب ڈیجیٹل تصویر۔۔۔کہ کیااس سے تصویر کہاجائے، یا عکس اور یا شبیہ عکس۔

قاعدہ:

محرم اور مبیح میں تعارض ہو تو ترجیح محرم کو ہوتی ہے۔

قاعدہ:

جس چیز کی حقیقی علت پر اطلاع مشکل ہو، تو حکم کا مدار سبب ہوتا ہے۔

مثال: سفر میں علت مطلق سفر ہے، چاہے مشقت ہو، یا نہ ہو۔اسی طرح نیند مطلّقا نا قض وضو ہے، چاہے استر خاء مفاصل ہو یا نہ ہو۔

قاعدہ:

احکام کثیرہ کا مدار عرف پر ہونا مسلم ہے۔

علت حرمت منصوص میں: مضاھاۃ لخلق اللہ۔

مذ کورہ بالا علت ڈیجیٹل تصویر میں پوری طور پر پائی جارہی ہے اور یہ انسان کی صنعت اور اختیار سے ہے۔

"(أشد الناس عذابا عند الله يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله) أي يشابهون---"

(التيسيربشرح جامع الصغيرللمناوى)

"لله موحد ولنبيه عليه السلام مصدق أهو اشد عذابا أم فرعون وآله ؟ فإن قلت : من صور صورة ، قيل : قد قال الله خلاف ذلك : (أدخلوا آل فرعون أشد العذاب ---) قيل : ليس فى خبر ابن مسعود خلاف للتنزيل بل هو له مصدق ، وذلك أن المصور الذى أخبر النبى عليه السلام أنه له أشد العذاب هو الذى وصفه النبى عليه السلام - فى حديث عائشة بقوله : (الذين يضاهون خلق الله) .قال المؤلف : المتكلف من ذلك مضاهاة ماصوره ربه فى خلقه أعظم جرما من فرعون وآله ، لأن فرعون كان كفره بقوله : (أنا ربكم الأعلى) من غير إدعاء منه أنه يخلق ولا محالة منه أن ينشىء خلقا يكون كخلقه تعالى شبيها ونظيرا ، والمصور المضاهى بتصويره ذلك منطو على تمثيله نفسه بخالقه ، فلا خلق أعظم كفرا منه فهو بذلك اشادهم عذابا وأعظم عقابا ، وأما من صور صورة غير مضاه ماخلق ربه ، وإن كان بفعله مخطئا ، فغير داخل فى معنى من شاهى ربه بتصويره . فإن قيل : ومالوجه الذى تجعله به مخطئا إذا لم يكن فى تصويرةلربه مضاهيا ؟ قيل : لاتهامه نفسه عند من عاين تصويره أنه ممن قصد بذلك المضاهاة لربه ، إذ كان الفعل الذى هو دليل على المضاهاة منه ظاهرا ، والاعتقاد الذى هوخلاف اعتقاد المضاهى باطن لا يصل إلى علمه راؤه ."

(شرح بخارى لابن بطال)

"الوجه الأول : أن العلة هي ما في التصوير من مضاهاة خلق الله تعالى وأصل التعليل بذلك وارد في الأحاديث المتقدمة ، كلفظ حديث عائشة رضي الله عنها : الذين يضاهون بخلق الله---الوجه الثاني : كون التصوير وسيلة إلى الغلو في غير الله تعالى بتعظيمه حتى يئول الأمر إلى الضلال والافتنان بالصور ----الوجه الثالث : أن العلة مجرد الشبه بفعل المشركين الذين كانوا ينحتون الأصنام ويعبدونها ، ولو لم يقصد المصور ذلك ، ولو لم تعبد الصورة التي يصنعها ، لكن الحال شبيهة بالحال . كما نهينا عن الصلاة عند طلوع الشمس وعند غروبها----------------الوجه الرابع : أن وجود الصورة في مكان يمنع دخول الملائكة إليه . وقد وردالنص على ذلك في حديث عائشة وحديث علي .-----"

(الموسوعة الفقهية)

<u>ڈیجیٹل تصویر کو عکس کا مشابہ کہنا:</u>

عکس میں انسان کی صنعت اور اختیار کا عمل دخل نہیں ہوتا ہے۔اس میں انسان کی کاریگری اور اختیار نہیں ہوتا ہے۔

"(قوله: لأن المرئي مثاله إلخ) يشير إلى ما في الفتح من الفرق بين الرؤية من الزجاج والمرآة، وبين الرؤية في الماء، ومن الماء حيث قال:كأن العلة والله سبحانه وتعالى أعلم أن المرئي في المرآة مثاله لا هو وبهذاعللوا الحنث فيما إذا حلف لا ينظر إلى وجه فلان فنظره في المرأة أو الماءوعلى هذا فالتحريم به من وراء الزجاج، بناء على نفوذ البصر منه فيرى نفس المرئي بخلاف المرأة، ومن الماء، وهذا ينفي كون الإبصار من المرآةوالماء بواسطة انعكاس الأشعة، وإلا لرآه بعينه بل بانطباع مثل الصورةفيهما، بخلاف المرئي في الماء؛ لأن البصر ينفذ فيه إذا

كان صافيا فيرى نفس ما فيه، وإن كان لا يراه على الوجه الذي هو عليه، ولهذا كان له الخيار إذا اشترى سمكة رآها في ماء بحيث تؤخذ منه بلا حيلة. اهـ.وبه يظهر فائدة قول الشارح مثاله، لكنه لا يناسب قول المصنف تبعا للدرر بالانعكاس، ولهذا قال في الفتح وهذا ينفي إلخ، وقد يجاب بأنه ليس مراد المصنف بالانعكاس البناء على القول بأن الشعاع الخارج من الحدقة الواقع على سطح الصقيل كالمرآة والماء ينعكس من سطح الصقيل إلى المرئي، حتى يلزم أنه يكون المرئي حينئذ حقيقته لا مثاله، وإنما أراد به انعكاس نفس المرئي، وهو المراد بالمثال فيكون مبنيا على القول الآخر ويعبرون عنه بالانطباع، وهو أن المقابل للصقيل تنطبع صورته، ومثاله فيه لا عينه، ويدل عليه تعبير قاضي خان بقوله؛ لأنه لم ير فرجها، وإنما رأى عكس فرجها فافهم."

(الدرالمختاروحاشیہ ابن عابدین:فروع طلق امرء تہ تطلیقتین ولھامنہ لبن)

الانطباع اور تنطبع دونوں سے واضح ہوتا ہے، کہ عکس میں انسان کی صنعت اور اختیار کا کوئی دخل نہیں۔

عکس ہمیشہ ذوالعکس کا تابع ہوتا ہے،جب کہ ڈیجیٹل تصویر میں شبیہ اصل کے تابع نہیں ہوتی ہے، بسااوقات اصل خاک میں مدفون ہوتا ہے،جب کہ شبیہ سکرین پر نظر آرہی ہے۔

فرمان حضرت تھانوی (رحمہ اللہ) :

آئینہ کے اندر کوئی انتقاش باقی نہیں رہتا،زوال محاذاۃ کے بعد وہ عکس بھی زائل ہو جاتا ہے،بخلاف فوٹو کے اور یہ بالکل ظاہر ہے اور پھر صنعت کے واسطے سے ہے،اس لیے بالکل دستی تصویر کے ہے۔

(امدادالفتاوی:ج۴،ص ۲۵۳)

فرمان مفتی رشید احمد صاحب (رحمہ اللہ) :

تصویر اور عکس دونوں بالکل متضاد چیزیں ہیں ، تصویر کسی چیز کا پائیدار اور محفوظ نقش ہوتی ہے، عکس ناپائیدار اور وقتی نقش ہوتا ہے،اصل کے غائب ہوتے ہی اس کا عکس بھی غائب ہو جاتا ہے۔

(احسن الفتاوی:ج۸،ص۸۸)

ایک دوسری جگہ پر حضرت مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں:

اس کو عکس کہنا بھی صحیح نہیں ہے،اس لیے کہ عکس اصل کے تابع ہوتا ہے اور یہاں اصل کی موت کے بعد بھی اس کی تصویر باقی رہتی ہے۔

(احسن الفتاوی:ج۹،ص ۸۸)

<u>ڈیجیٹل تصویر کو شبیہ یا عکس کہنا:</u>

مارشل برین کی تحقیق کے مطابق ڈیجیٹل کیمرا،کیمکاڈراوریاویب کیم دراصل برقی روکو برقی ذرات میں تبدیل کرکے ان کو فلاپی ڈیسک، سی ڈی اوریاہارڈڈسک پر ریکارڈ کرتے ہیں اوریہ درحقیقت روشنی کی ایک لہرہے، جو تصویر سے آرپار ہوتی ہے، جس میں تصویر کی گرفت ہی نہیں ہوتی۔

شعاعی مناظر کی معلومات سی ڈی یا چپس وغیرہ میں اس طرح محفوظ ہیں جس طرح آڈیو کیسٹ میں مقناطیسی فیتے پر آوازوں کی صوتی لہریں محفوظ ہوتی ہیں، جنہیں ہم کھلی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے ہیں، تاہم بوقت ضرورت جب کسی ٹیپ ریکارڈ یاآڈیو مشین میں رکھ کر کیسٹ کو چلایاجاتاہے، تو خاص آلہ کی مدد سے صوتی لہریں نکل رہی ہوتی ہیں اور ریڈیو یاٹیپ ریکارڈ میں کہیں بھی قائم اور ثابت نہیں ہوتیں۔

<u>جواب بزبان احسن الفتاویٰ:</u>

تصویر ہونے نہ ہونے کااعتبار عرف پر ہوناچاہیے، نہ کہ سائنسی تدقیقات پر۔۔۔۔۔ جیسے شریعت نے صبح صادق اور طلوع وغروب کاعلم کسی دقیق علم وفن پر موقوف نہیں رکھا، ظاہری وسہل علامات پر رکھاہے۔

(احسن الفتاوی: ج۹، ص۸۹)

<u>سوال:</u> کوئی حکم شرعی سائنسی تحقیق پر رکھنادرست نہیں، تاہم اگرسائنسی ماہرین سے ایجاد کی حقیقت معلوم کرکے اس کا حکم شرعی معلوم کیاجائے، تواس میں کونسا حرج ہے؟

<u>جواب:</u> کسی بھی عرف وعادت سے ثابت شدہ شئے کوغلط ثابت کرنے لیے یقینی دلیل کا ہوناضروری ہے۔

- لہٰذااس کو تأبیر النخل (جیسا کہ فریق دوم نے ڈیجیٹل تصویر کو اس پر قیاس کی ہے۔) پر اس لیے قیاس نہیں کیا جائے گا، کیونکہ تأبیر النخل کا فائدہ عرف عام، عادت اور مشاہدہ میں مفید ہونا ثابت ہوا، جب کہ اسکرین پر آنے والا منظر انسان کی صنعت اور اختیار سے ہے، تواس کو کیسا یقینی تصویر سے نکال کر مارشل کی تحیقیق پر منطبق کیاجائے۔
- ڈیجیٹل کیمرامیں روشنی برقی ذرات میں تبدیل ہوکراور تیزی سے حرکت کرنے کو یہاں تک تسلیم کرنادرست ہے کہ تصویراسکرین پر ظاہر ہو، لیکن اگر اس کواپنےاختیار سے باقاعدہ save (محفوظ) کیاجائے اورجب بھی چاہیے پائیدار شکل میں چلائی جائے، تواس کو تصویر ہی کہاجائے گا۔
- سابقہ کتب میں ایسی نظیریں ملتی ہیں، کہ تصویر کے لیے مجسم ہونا ضروری نہیں، بلکہ اس کے علاوہ بھی ہوسکتی ہے۔

"قال أصحابنا وغيرهم من العلماء تصوير صورة الحيوان حرام شديدالتحريم وهو من الكبائر لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور فى الأحاديث وسواء صنعه بما يمتهن أو بغيره فصنعته حرام بكل حال لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالى وسواء ما كان فى ثوب أو بساط أودرهم أو دينارأو فلس أو اناء أو حائط أو غيرها---"

(شرح النووى على مسلم:باب تحريم التصوير---)

"وسواء ما كان في ثوب أو بساط أودرهم أو دينار أو فلس أو اناء أو حائط أو غيرها---"

اس عبارت سے صاف واضح ہوتاہے،کہ تصویرکسی بھی شکل میں ہو،وہ تصویرہوتی ہے،لہٰذاڈیجیٹل تصویر(حقیقت سے اشبہ ہونے کے باوجود)کو شبیہ عکس کہناقرین قیاس نہیں ہے۔

"قال بن بطال في هذا الحديث دلالة على أنه صلى الله عليه و سلم كان ينقض الصورة سواء كانت مما له ظل أم لا وسواء كانت مما توطأ أم لاسواء في الثيابوفي الحيطان وفي الفرش والأوراق وغيرها---"

(فتح البارى:باب نقض الصور---)

"سواء في الثياب وفي الحيطان وفي الفرش والأوراق وغيرها---"

اس عبارت سے معلوم ہوتاہے،کہ تصویرآلات تصاویرکی جدت کے ساتھ جدت اختیارکرجاتی ہے۔

- چونکہ علت حقیقی کا یقینی علم نہیں ہے،یعنی یہ یقینی نہیں ہے،کہ یہ درحقیقت تصویرہے،یاروشنی کے ذرات کو محفوظ کردیاگیاہے،تواس کو سفرکی طرح سمجھاجائے گا،یعنی کہ جیسے وہاں علت مخدوش ہونے کے ناطے مطلق مشقت پرحکم کامدارہوگا،اسی طرح یہاں بھی حرمت کامدار مطلق تصویرہوگا۔
- احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے،کہ اس سے تصویرہی کہاجائے،کیونکہ یہ بالکل یقینی نہیں ہے،کہ ڈیجیٹل تصوہرشبیہ عکس ہے اوربرقی ذرات کوسکرین پرمنتقل کیے گئے ہیں۔
- عرف میں بھی تصویر سمجھی جاتی ہے،یہ کہناعرف میں بانڈزکو انعام کہاجاتاہے،درحقیقت وہ سود ہے اوریاپراویڈنٹ فنڈ پراضافہ رقم کو سود کہاجاتاہے،حالانکہ وہ انعام ہے۔لہٰذا یہاں بھی عرف کااعتبارنہ ہوناچاہیے۔

تواس کا جواب یہی ہوگا،کہ ان مسائل میں حقیقت واضح ہے،اس لیے عرف کااعتبارنہ ہوگا۔جب یہاں تومسئلہ پیچیدہ ہے،اورعلت حقیقی کاتاحال علم نہیں ہوسکاہے۔لہٰذاقیاس درست نہ کیاجائے۔

کسی چیزکے حلال یاحرام ہونے میں ذرائع کااعتبار:

شئے کے حلال یاحرام ہونے میں ذرائع کا اعتبار نہیں ہے،اگر کوئی شئے حرام ہوتوحرام ہی ہوگی،اس کے ذرائع اورجدید سانچوں اوریاکسی مشین کے ذریعے اس میں کوئی فرق نہیں آتاہے۔مثلا: شراب چاہے دیسی مٹکوں میں بنائی جائے اوریاجدید مشینوں کے ذریعے اس کوکشید کیاجائے،حرام ہی ہوگا۔اسی قتل عمد خواہ آلہ جارحہ کے ذریعے ہو،یاگولی مارکر ختم کرے،قتل عمد ہی ہوگا۔اسی طرح کوئی شخص غیر شادی شدہ خاتون سے زنا کرے،اوریااپنامادہ منویہ ٹیوب کے ذریعے اس کے رحم میں داخل کرے،پیداہونے والابچہ دونوں صورتوں میں ولدالزنا ہوگا۔

اسی طرح ڈیجٹل کیمرے کے ذریعہ لی جانے والی تصویر میں تصویر کا حکم علی وجہ الکمال موجودہے۔مثلا: پہلے قلم اوربرش سے تصویر بنائی جاتی تھی ،رفتہ رفتہ فلم کیمرے نے اس مشکل کو ختم کردیا،البتہ اس میں نیگٹو تصویر میں ایک مشکل ریل کو چڑھانا،پھرایک خاص انداز میں دھلائی کرنا ایک مشکل اورپیچیدہ مرحلہ تھا،جس کو ڈیجیٹل کیمرے نے حل کردیااور لمحوں میں لی جانے والی تصویر پوری دنیاکی اسکرینوں پر نمودار ہونے لگتی ہے۔

سوال: ڈیجیٹل کیمرے میں تصویرہے ہی نہیں ،وہ توبرقی شعاعیں ہیں جوزیرو ون(1-0)کی شکل میں محفوظ ہے اوریہ ذرات جب اسکرین پر ہوتے ہیں ،توان میں ٹھہراو نہیں ہوتاہے،جب کہ تصویر میں پائیدار رنگ وروغن اورمسالہ لگانے کے بعدقرار حاصل ہوتی ہے۔

جواب:الصورة ماينتقش به الاعيان ويتميزبهاغيرهاوذلك ضربان:احدهما محسوس يدركه الخاصة والعامة ،بل يدركه الانسان وكثيرمن الحيوان كصورة الانسان والفرس والحمار بالمعاينة۔

(معجم مفردات القرآن:ص ۲۹۷،ط:دارالكاتب العربى)

اس سے معلوم ہوا،کہ تصویرایسی شئے کا نام ہے جوکسی چیز کو دوسرے سے ممتاز کرے،جس کوہرعام وخاص یہاں تک کہ حیوان بھی پہنچائیں۔

جیسے حیوان دشمن کی شکل دیکھ کر بھاگتاہے۔یہ تعریف ہربنی ہوئی تصویر کوشامل ہے،چاہے ہاتھ سے بنائی ہو،یافلم کیمرے سے ظاہر ہونے والی ہواوریاشعاعوں کی صورت میں اسکرین پرظاہر ہورہی ہو۔

اللہ تعالی نے فرشتوں کو نور سے پیداکیا،فرشتے ایک مخلوق ہے،جن کی صورت اورشکل ہیں۔

(ولقدراه بالافق المبين۔)

''عن عائشة ؓقالت:قال رسول اللهﷺ :خلقت الملائكة من نور،وخلقت الجان من مارج من ناروخلق آدم مماوصف لكم ۔''

(مسنداحمد:ج۷،ص ۲۱۹)

علامہ راغب اصفہانیؒ مفردات القرآن میں نور کی تعریف یوں لکھتے ہیں:

''النور الضو المنتشرة الذی یعین علی الابصار۔''

(ص ۵۳۰)

نوٹ: عبارت سے صرف یہ واضح کرنا مطلوب ہے کہ بکھری روشنی پر بھی تصویر (فرشتہ) کا اطلاق ہوا ہے۔

ڈیجیٹل تصویر اور آئینہ کے عکس میں فرق:

- آئینہ میں تصویر نہیں بنائی جاتی ہے، بلکہ تصویر دیکھنا پایا جاتا ہے۔
- آئینہ کا عکس ذوالعکس کو محفوظ نہیں کرتا، جب تصویر میں ذوالعکس کی شبیہ کو محفوظ کیا جاتا ہے، چاہے پنسل سے ہو، یا نیگیٹو سے ہو اور یا پھر برقی شعاعوں کے ذریعہ ہو۔
- آئینہ میں تصویر محفوظ نہیں ہوتی ہے، جب کہ کیمرے میں تصویر لینے کے بعد save کا option (اختیار) دیا ہوتا ہے۔
- آئینہ میں انعکاس ہوتا ہے، جب کہ کیمرے کے لینس میں انعطاف ہوتا ہے۔
- آئینہ اپنا عکس اسکرین پر منتقل نہیں کر سکتا ہے، جب کہ کیمرے کا لینس عکس کو اسکرین یا پردے پر منتقل کر سکتا ہے۔
- آئینہ میں صنعت نہیں ہوتی ہے، جب کہ کیمرے میں بٹن دبا کر تصویر بنائی جاتی ہے۔

مفتی اعظم سعودیہ شیخ بن بازؒ کا فتوی:

''التصویر الشمسی للاحیا من انسان اوحیوان والاحتفاظ بهذه الصور حرام بل هومن الکبائر۔''

(اللجنۃ الدائمۃ:ج ۱،ص ۶۶۲،ط:دار المو ید)

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ امداد الاحکام میں لکھتے ہیں:

آئینہ وغیرہ کا عکس پائیدار نہیں ہوتا اور فوٹو کا عکس مسالہ لگا کر قائم کر لیا جاتا ہے، پس وہ اسی وقت عکس ہے، جب تک مسالہ سے اسے قائم نہ کیا جائے اور جب اس کو کسی طریقے سے قائم اور پائیدار کر لیا جائے، وہی تصویر بن جاتا ہے۔

(384/4)

اور جب اس کو کسی طریقے سے قائم اور پائیدار کر لیا جائے، وہی تصویر بن جاتا ہے۔

یہ فقرہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اس میں عموم ہے: کہ کسی بھی شکل میں پائیدار شبیہ تصویر ہی ہے۔

اگرڈیجیٹل کیمرے میں محفوظ(save) تصویر بوجہ غیر مستبین (نظر نہ آنا) کے تصویر نہیں ہے، تو پھر نیگٹوپر محفوظ کیا گیا عکس بھی غیر مستبین ہے، کیونکہ وہ کیمکل کی سیاہ تہوں (layer) پر مشتمل ہے، جو دھلائی کے بعد تصویر کی شکل اختیار کرتا ہے۔

سوشل میڈیا پر ویڈیو بیانات:

- ❖ تصویری اور فلمی تبلیغ کے ہم مکلّف نہیں۔
- ❖ تبلیغ کے نام پر شریعت کے ایک ایک حکم کو پامال کرنا پڑے گا۔
- ❖ بسااوقات فحش ڈرامے اور فلمیں اس آڑ میں دیکھے جاتے ہیں۔

حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ:

ایک مرتبہ آپؒ سے ٹی وی پر تقریر کرنے کی درخواست کی گئی، توصاف انکار فرمایا:

کہ اس بات کے مکلّف نہیں کہ لوگوں کو پکا مسلمان بنا کر چھوڑیں۔

- ❖ اس بات کے مکلّف نہیں کہ ناجائز ذرائع کو اختیار کر کے لوگوں کو دین کی دعوت دیں۔
- ❖ اس کامیابی کی اللہ کے ہاں کوئی قیمت نہیں۔
- ❖ اس طرح تبلیغ کے نام پر دین کے ایک ایک حکم کو پامال کرنے کے مرتکب ہوجائیں گے۔
- ❖ مذکورہ بالا تحقیق سے تصویر ثابت ہوگئی، لہٰذا بغیر ضرورت شدیدہ کے علاوہ جواز کا فتوی نہیں دیا جائیگا، ضرورت شدیدہ سے مراد دشمن کو اپنی شرعی سیاسی وجہادی قوت دکھانا ہو اور وہ بھی اس وقت جب ویڈیو پیغام آڈیو پیغام سے باآور ثابت ہو۔

<u>**نوٹ:**</u>

دورحاضر کااہم ترین مسئلہ ہے، جس سے اختلاف رائے کا حق دلیل کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے۔البتہ مشائخ عظام اور مفتیان کرام سے اس حساس موضوع پر جنبش قلم کی مودبانہ گزارش کی جاتی ہے، کہ اس عنوان کو زیر قرطاس فرما کر ہمیں اس مسئلہ سے رونما ہونے والے مصالح ومفاسد سے آگاہ فرمائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں بارگاہ لم یزل میں خالی جولی جانا نہ پڑے۔

واللہ اعلم بالصواب۔
السیدکلیم اللہ الحرمزی ۔